مسلم ممالک میں قانون توہین مذاہب و رسالت، ایک جائزہ

The Law of Blasphemy of Religion and Prophethood: A Review

محمد فاروق عبداللہ *

ڈاکٹر محمد عبداللہ **

Abstract:
A blasphemy law is a law relating to blasphemy, or irreverence toward holy prophets, or beliefs or religious traditions, these laws may forbid: the vilification of religion, "religious insults," defamation of religion, denigration of religion, offending religious feelings, or the contempt of religion. In some jurisdictions, blasphemy laws include hate speech laws that extend beyond prohibiting the imminent incitement of hatred and violence. This study examines the Blasphemy laws of Saudi Arabia, UAE, Iran, Bangladesh, Indo-Malaysia, Egypt, Sudan, Kazakhstan, Turkey, British India and Pakistan. Blasphemy law has been implemented almost in all the Muslim states especially where legislation is based on Islamic Teachings. The existence of these rules in these Muslim states prove that blasphemy is a crime according to the Muslim-e-Ummah. It will prove that Muslim states has the right to make a law to protect its religious emotions and sentiments, and giving such punishment is completely according to the democratic principles, This study proves the hypocrisy of the west, even despite the presence of these laws in their own states; these states force Muslim countries to eradicate such laws, which are related to Tauheen-e-Risalat or Blasphemy in Muslim States on the name of freedom of Speech.
Keywords: Blasphemy, Beliefs, Defamation, violence, Jurisdiction, Tauheen-e-Risalat, Divine scriptures, Freedom of Speech

اسلامی ممالک میں توہین مذہب اور رسالت سے متعلق قوانین موجود ہیں، عمومی طور پر مغربی ملکوں کی طرف اسلامی ممالک میں پائے جانے والے قوانین پر تنقید جاری رہتی ہے۔اور ان قوانین کے خاتمے کے لئے مغربی ممالک، مسلم ممالک میں لابنگ بھی کرتے ہیں اور سیکولر عناصر کوشہ دیتے ہیں کہ وہ ان قوانین کے خاتمے کے لئے اپنا اثر ورسوخ بروئے کار لائیں۔ایسے حالات میں عوام الناس کی طرف سے ردعمل کی مسلسل مزاحمت اس طرح کے منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

*(پی ایچ ڈی، اسکالر)، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور

**ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

دوسرا یہ بھی ہے کہ جب قوانین موجود نہ ہوں گے تو لوگ نبی کی عصمت کی توہین اور تنقیص کرنے والے افراد کو خود سزا دیں گے اور قانون ہاتھ میں لے لیں گے۔ یہ بذات خود حکام وقت کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ضروری ہے کہ وہ ایسی صورتحال اور حالات کی پیشگی روک تھام کریں اور یہ تبھی ممکن ہے جب کہ اس مقصد کے لئے ضروری قوانین موجود ہوں۔

چنانچہ اس سلسلے میں قوانین کی عدم موجودگی ان واقعات میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے کہ جن میں کسی فرد واحد کی جانب سے قانون کو ہاتھ میں لے کر گستاخ فرد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ جب بھی ایسا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو مغربی ممالک کی جانب سے توہین رسالت و مذہب کے قوانین کے خلاف نئی مہم کا آغاز ہو جاتا ہے۔ یہاں اس بات کا امکان و اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلم ممالک میں ان قوانین کے خاتمے کے لئے مغربی ممالک کی اتنی زیادہ دلچسپی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں جو کہ توہین رسالت کریں اور ان کی گستاخی کے بعد مغربی ممالک ان کی سرپرستی کریں، کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ تسلیمہ نسرین، سلمان رشدی جیسے گستاخ پیدا ہوں اور پھر مغربی ممالک ان کی حفاظت اور ان سے مزید گستاخی کروانے اور اسلام کو بدنام کروانے کا موقع فراہم کریں۔ اور اگر یہ بات سچ ہے تو پھر خود ان ممالک میں پائے جانے والے توہین مسیحؑ اور توہین مذہب سے متعلق قوانین کا خاتمہ کیوں نہیں کیا جاتا! اگرچہ کوئی مسلمان کسی بھی نبی کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے کہ وہ سابقہ تمام کتب و انبیاء کی تصدیق اور ان کی عصمت و عظمت کا اقرار کرے۔ مقالہ ہذا میں منتخب مسلم ممالک کے توہین رسالت سے متعلق قوانین کا جائزہ پیش کیا جائے گا جس سے ثابت ہو گا کہ توہین رسالت کا مسئلہ امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے اور یہ کسی فرد واحد کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ان ممالک کے موجودہ قوانین کسی ایک کتاب میں یکجاء صورت میں نہیں ہیں لہذا مسلم ممالک میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، مصر، سوڈان، قازقستان، ترکی، برٹش انڈیا اور پاکستان کے قوانین کا جائزہ انٹرنیٹ کی مدد سے پیش کیا جا رہا ہے۔

سعودی عرب اور قانون توہین رسالت

سعودی عرب واضح طور پر ایک اسلامی ریاست ہے، ریاست اور مذہب کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔

سعودی عرب کے بنیادی آئین کے آرٹیکل ۱ کے مطابق

The Kingdom of Saudi Arabia is a sovereign Arab Islamic State. Official Religion is Islam, Constitution: The Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah (traditions).[1]

''سعودی عرب ایک خود مختار عرب اسلامی ریاست ہے ، جس کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔خدا کی کتاب اوراس کے رسول ﷺ کی سنت اس کے آئین ہیں''۔

سعودی عرب میں اسلامی قانون نافذ ہے۔ ملکی قوانین شرعی قوانین پر مبنی ہیں، یہاں توہین رسالت ﷺ کے مرتکب افراد کو موت کی سزا تک دی جاتی ہے۔ سزا کے لئے مجرم کا سر قلم کیا جاتا ہے یا پھانسی بھی دی جاتی ہے۔ سزا کا فیصلہ ملکی مفتیان کی کونسل کرتی ہے۔ سعودی عرب میں کوئی ایک تحریری پینل کوڈ نہیں ہے، شریعت کی وضاحت کے لئے ججوں کی تشریحات پر انحصار کرتا ہے، جرائم کی نوعیت کا تعین اسی تشریح پر منحصر ہے۔ جرائم اوران نوعیت کی تعریف اور سزاؤں کی شدت ہر معاملے میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ ارتداد کی سزا موت ہے۔ سعودی عرب میں ''توہینِ رسالت'' کو اسلام سے انحراف کے طور پر سمجھا جاتا ہے،اور توہینِ رسالت کے مرتکب فرد پر مرتد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ سعودی عرب میں ارتداد کے جرم پر حدود کے قوانین کے مطابق سزائے موت ہے۔ سلفیت یا سعودی بادشاہت کے خلاف توہین کی سزا بھی موت ہے۔ لیکن زیادہ تر عام سزائیں قید، جرمانے اور کوڑوں پر مشتمل ہیں۔

سعودی قوانین کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) حدوداللہ

وہ جرائم جس کی سزائیں متعین ہیں اوران سزاؤں میں کوئی کمی بیشی بھی ممکن نہیں۔

(۲) قصاص

نجی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق فوجداری قوانین جن کو قصاص کا نام دیا گیا ہے۔

(۳) تعزیر

صوابدیدی سزائیں جو دیگر تمام فوجداری جرائم کے لئے نافذ ہوں گی۔

آئین میں باب اول کے آرٹیکل ۱۱ کے مطابق

The Saudi society shall hold fast to the Divine Rope. Its citizens shall work together to foster benevolence, piety and mutual assistance; and it avoids dissension.[2]

سعودی معاشرے کی بنیاد الٰہی قوانین پر ہو گی۔ اچھے اعمال اور تقویٰ اور باہمی تعاون پر مبنی معاشرہ لازم و ملزوم ہو گا۔ اسے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھا جائے گا۔

آرٹیکل ۲۳ کے مطابق

> The State shall protect the Islamic Creed and shall cater to the application of Shari'ah. The State shall enjoin good and forbid evil, and shall undertake the duties of the call to Islam. [3]

ریاست اسلامی عقیدے کی حفاظت کرے گی، اور شریعت کے نفاذ کے لئے تمام تقاضوں کی تکمیل کرے گی، اور اسلام کے فرائض کی تکمیل کے لئے امر بالمعروف و نہیں عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے گی۔

آرٹیکل 48 کے مطابق

> Courts shall apply the provisions of Islamic Shari'ah to cases brought before them, according to the teachings of the Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah as well as other regulations issued by the Head of State in strict conformity with the Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah. [4]

عدالتوں میں جو مقدمات پیش کیے جائیں گے، ان میں قرآن اور آپ ﷺ کی سنت کے قوانین لاگو ہوں گے۔ اور حکمران کی طرف سے فرمان جاری جو کتاب یا سنت سے متصادم نہ ہو بلکہ اس کے مطابق ہو وہ بھی آئین متصور ہو گا۔

۴ فروری ۲۰۱۴ سعودی عرب کے انسداد دہشت گردی کے نئے قانون، جسے ۱۶ دسمبر، ۲۰۱۳ کو وزراء کی سعودی کونسل کی طرف سے منظور کیا گیا تھا، اور بعد میں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی طرف سے دستخط کے بعد ۲ فروری ۲۰۱۴ کو مؤثر بن گیا۔

ایمینسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ ۲۰۰۹ء کے مطابق

> At least 102 men and women, 39 of them foreign nationals, were executed in 2008. Many were executed for non-violent offences, including drug offences, "sodomy", blasphemy and apostasy. Most executions were held in public. [5]

۱۰۲ مرد و زن کو جن میں سے ۳۹ سعودی عرب سے باہر کے باشندے تھے انہیں منشیات جرائم، 'بد فعلی' توہین رسالت اور ارتداد کے جرائم میں سزائے موت دی گئی۔ زیادہ تر سزائیں عوام کے سامنے دی گئیں۔

ایمینسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ ۲۰۱۷ء کی رپورٹ کے مطابق سعودی شہر Abha میں فلسطینی شاعر اور مصور اشرف فیاض کو اس کی ۲۰۱۵ء میں تحریری توہین پر ارتداد کے الزام کی بنیاد پر موت کی سزا سے تبدیل کر کے اسے ۸۰۰ کوڑوں اور آٹھ سال قید کی سزا سنائی گئی۔[6]

ایران اور قانونِ توہینِ رسالت

۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد ایران کا نیا آئین اسلامی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا، جس کے مطابق ایران ایک اسلامی ملک ہے۔ توہین رسالت کے خلاف قوانین شریعت سے اخذ کرتا ہے۔ توہین رسالت کے خلاف قانون، اسلامی حکومت پر تنقید کے خلاف قانون، اسلام کی توہین کے خلاف قانون اور خلاف اسلام مواد کی اشاعت کے خلاف قوانین موجود ہیں۔

(۱۸، جولائی ۲۰۱۳ء) کو ایران کی انسانی حقوق کی دستاویزی مرکز (IHRDC) اسلامی جمہوریہ ایران کے ''اسلامی تعزیرات کی کتاب پانچ'' کے ترجمے کی پہلی سرکاری جامع انگریزی ترجمے کی اشاعت میں قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ Book Five کتاب پانچ پینل کوڈ کا صرف ایک حصہ ہے جسے مستقل طور پر اپنایا گیا ہے۔ مئی ۲۲، ۱۹۹۶ء کو منظور شدہ یہ کتاب تعزیری جرائم اور عبرت انگیز سزاؤں، قومی سلامتی کے خلاف جرائم، جائیداد کے خلاف جرائم اور عوام کے خلاف جرائم کی سزاؤں پر مشتمل ہے۔ کتاب پانچ چوری، دھوکہ دہی، جعل سازی، توہین اور دیگر جرائم کو بیان کرتا ہے۔ اگرچہ تعزیرات میں جنوری ۲۰۱۲ء میں ترمیم کی گئی ہے اور ۲۰۱۳ء میں منظور شدہ نئے ورژن میں کتاب پانچ نظر ثانی سے مشروط نہیں تھا، لہٰذا نئے اور پرانے مسودے میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے نئے پینل کوڈ کے تحت، توہینِ رسالت کے قانون کو نیا باب بنایا گیا ہے جس میں موت کی سزا باقی ہے۔ ایران کے پینل کوڈ باضابطہ طور پر ۲۰۱۲ء میں تبدیل کیا گیا۔ ''ارتداد'' اور ''توہین رسالت'' کے جرائم نافذ العمل ہیں اور جس کی سزا موت ہے۔ ایرانی قانون میں توہین پر "مفسد فی الارض" قرار دے کر کارروائی کی جاتی ہے۔

ایران کے پینل کوڈ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ انبیاء کے علاوہ ۱۲ اماموں اور حضرت فاطمہؓ کی توہین پر بھی وہی قانون نافذ کرتا ہے۔ باب دوم کا عنوان ''توہین مقدس مذہبی اقدار اور قومی حکام پر مجرمانہ حملے'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں آرٹیکل ۵۱۳ کے مطابق

> Anyone who insults the sacred values of Islam or any of the Great Prophets or [twelve[Shi'ite Imams or the Holy Fatima, if considered as Saab ul-nabi [as having committed actions warranting the hadd punishment for insulting the Prophet], shall be executed; otherwise, they shall be sentenced to one to five years' imprisonment. [7]

جو کوئی بھی اسلام کے مقدس اقدار کی یا عظیم انبیاء میں سے کسی کی، یا بارہ شیعہ اماموں یا حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی توہین کا مرتکب ہوگا اور سب النبی ﷺ کا مرتکب قرار پائے گا تو اسے پھانسی دے دی جائے گی، یا دوسری صورت میں مرتکب فرد کو ایک سے پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی۔

اسی باب کے آرٹیکل 514 کے مطابق

> Anyone who, by any means, insults Imam Khomeini, the founder of the Islamic Republic, and/or the Supreme Leader shall be sentenced to six months to two years' imprisonment. [8]

: کوئی بھی شخص جو کسی بھی طرح سے، اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی، یا سپریم لیڈر امام خمینی کی توہین کا مرتکب ہوگا اسے دو سال قید کی سزا چھ ماہ قید کی سزا دی جائے گی۔

مئی ۲۰۰۷ میں ایرانی حکام نے تہران کی امیر کبیر یونیورسٹی میں آٹھ طلباء گرفتار کئے، ان طلباء پر الزام تھا کہ وہ یونیورسٹی کے ایسے سٹوڈنٹ نیوز پیپر سے منسلک تھے، جس نے ایسے مضامین شائع کئے تھے کہ جس میں آپ ﷺ کی عصمت کا انکار کیا گیا تھا۔ نیویارک ٹائمز نے ان الفاظ میں اسے رپورٹ کیا۔

> Eight student leaders at Tehran's Amir Kabir University, the site of one of the few public protests against Mr. Ahmadinejad, disappeared into Evin Prison starting in early May. Student newspapers had published articles suggesting that no humans were infallible, including the Prophet Muhammad and Iran's supreme leader, Ayatollah Ali Khamenei. [9]

تہران کے امیر کبیر یونیورسٹی میں آٹھ طالب علم رہنماؤں کو غائب کر دیا گیا، یہ یونیورسٹی احمدی نژاد کے خلاف عوامی مظاہروں میں سے ایک اہم مقام ہے۔ سٹوڈنٹ نیوز پیپر نے کچھ مضامین شائع کئے تھے جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ اور آیت اللہ خمینی سمیت کوئی بھی انسان معصوم نہیں ہے۔

فروری ۲۰۰۹ء میں ایرانی حکومت نے ایک شیعہ عالم محمد مجتہد شابستری خلاف اس کے روشن خیالی پر مبنی تصورات کی وجہ سے اس کی ایک تقریر میں توہین رسالت کے الزام میں کاروائی کا آغاز کیا۔[10]

اسی سلسلے میں ایک ہائی پروفائل کیس میں ایک ایرانی گلوکار اور موسیقار محسن ناجمو کو اس کی غیر حاضری میں جون ۲۰۰۹ء میں ۵ سال جیل کی قید سنائی گئی تھی۔ اس پر اس کے ایک گانے میں کتاب قرآن مجید کی توہین اور قرآن مجید کا مذاق اڑانے کا الزام لگایا گیا۔ ناجمو نے دعوی کیا کہ اس کی اجازت کے بغیر یہ گانا نیٹ پر جاری کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے اپنی والدہ، ایرانی مذہبی رہنماؤں اور ایرانی عوام کو معافی کا خط بھی لکھا۔ محسن ناجمو اس وقت آسٹریا کے شہر ویانا میں مقیم ہے۔[11]

بنگلہ دیش:

سرکاری طور پر بنگلہ دیش ایک سیکولر ملک ہے۔ بنگلہ دیش کے پینل کوڈ اور دیگر مختلف قوانین کے ذریعہ سے توہین رسالت کرنے اور مذہبی جذبات مجروح کرنے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ مذہب سے متعلقہ جرائم کے بارے میں سیکشن ۲۹۵ میں لکھا ہے۔

> Whoever destroys, damages or defiles any place of worship, or any object held sacred by any class of persons with the intention of thereby insulting the religion of any class of persons or with the knowledge that any class of persons is likely to consider such destruction, damage or defilement as an insult to their religion, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both. [12]

> جو کوئی بھی کسی عبادت گاہ کو تباہ کرتا یا نقصان پہنچاتا یا بے حرمتی کرتا ہے، اور اس کا مقصد افراد کے کسی گروہ کے مذہب کی توہین ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا یہ فعل ان کے مذہب کی توہین کا سبب بنے گا۔ تو ایسے فرد کو جرمانے اور دو سال تک کی قید دی جا سکتی ہے۔

جبکہ پینل کوڈ کے سیکشن ۲۹۵ اے کے مطابق

> Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the religious feelings of any class of the citizens of Bangladesh, by words, either spoken or written, or by visible representations insults or attempts to insult the

religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both. [13]

جو کوئی بھی جان بوجھ کر بنگلہ دیش کے شہریوں کے کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات کی بے حرمتی کرے۔خواہ الفاظ سے،زبان سے۔تحریر سے یا کسی بھی واضح طریقے سے توہین کرے یا مذہب کو برا بھلا کہے۔یا کسی گروہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے تو ایسے فرد کو جرمانہ اور دو سال تک کی قید یا ایک ہی وقت میں دونوں سزاؤں کا سامنا کرپڑ سکتا ہے۔

۲۰۱۳ء میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد نے بی بی سی سے ایک انٹرویو میں ملک میں توہینِ مذہب کے نئے قانون کے مطالبات پر کہا کہ ملک میں پہلے سے موجود قانون کافی ہے اور اسے بدلنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ شیخ حسینہ واجد نے مزید کہا کہ 'ملک میں پہلے ہی ایسے مناسب قوانین موجود ہیں جن کی رو سے کسی مذہب کی توہین کرنے والے کو سزا دی جا سکتی ہے'۔ ہمارا ملک ایک سیکولر جمہوری ملک ہے اس لئے ہر مذہب کے ماننے والوں کو اختیار ہے کہ وہ کھل کر اپنی عبادات کریں لیکن کسی کے مذہبی احساسات کو ٹھیس پہنچانا صحیح نہیں ہے۔ہاں مذہبی جماعتوں نے توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے لیکن ہمارا کوئی ارادہ ہے نہ ہی ابھی اسکی ضرورت ہے۔انہوں نے اس بات کو بھی رد کیا کہ بنگلہ دیش اپنی سیکولر بنیاد سے ہٹ رہا ہے۔[14]

بنگلہ دیش میں مذہبی جماعتیں کافی عرصے سے توہینِ مذہب کے قانون کو بدلنے کا مطالبے کر رہی ہیں جس کے پسِ منظر میں بعض بلاگرز کی جانب سے کی جانے والی توہینِ مذہب ہے۔روزنامہ دنیا پاکستان لاہور کے مطابق ۲۰۱۴ء میں چار بنگلہ دیشی بلاگرز کو سات سال قید کی سزا سنائی گئی ہے جن پر اسلام اور رسول پاک ﷺ کی شان کے خلاف مواد شائع کرنے کا الزام ہے۔چاروں مجرم اس بات سے انکاری ہیں جبکہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ان کو سزائے موت دی جائے۔ڈھاکہ کورٹ کے جج ظہیر الحق کا کہنا ہے کہ ان کو کسی اسلامی قانون کے بجائے انٹرنیٹ کے قوانین کی رو سے سزا دی گئی ہے۔وہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کو بھی نشانہ بناتے تھے اور جج کے سامنے لادین ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔[15]

الجزیرہ نیوز کے مطابق بنگلہ دیش میں ۲۰۱۵ء میں چار بلا گرز کو توہین رسالت کے الزام میں قتل کیا گیا۔[16] بی بی سی نیوز کے مطابق ۳۰ اپریل ۲۰۱۶ء کو توہین رسالت کے الزام میں بنگلہ دیش میں ایک ہندو کا قتل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق ابھی یہ تحقیقات کی جارہی ہیں کہ آیا اس قتل کا تعلق اُس شکایت سے ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ اس ہندو درزی نے پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخانہ کلمات ادا کیے ہیں۔ پولیس افسر عبدالجلیل کے مطابق اس شکایت کے بعد یہ ہندو درزی چند ہفتوں کے لیے جیل میں بھی رہا تھا تاہم پھر یہ شکایت واپس لے لی گئی تھی اور اُسے رہا کر دیا گیا تھا۔ ضلعی پولیس چیف صالح محمد تنویر کے مطابق اگرچہ اس واقعے کا پس منظر ابھی واضح نہیں ہے لیکن یہ قتل ہوا اُسی انداز میں ہے، جس میں اس سے قبل ایک یونیورسٹی ٹیچر اور سیکولر بلاگر کو اسی الزام میں قتل کیا گیا ہے۔[17]

انڈونیشیا:

کریمنل کوڈ کے آرٹیکل 156a کے تحت دانستہ طور پر سرعام کسی مذہب کے خلاف جارحانہ، نفرت آمیز اور توہین پر مبنی جذبات کے اظہار یا مذہب کی توہین قابل سزا جرم ہے۔ اور اس کی سزا زیادہ سے زیادہ 5 سال قید ہے۔ مسلم اکثریت، آرتھوڈکس اور دیگر اقلیتیں قانونی کارروائی کے لئے کریمنل کوڈ، صدارتی حکم اور وزارتی ہدایات کو استعمال کرتی ہے۔

انڈونیشیاء کے آئین کی تمہید میں لکھا ہے۔

> Indonesia shall be formulated into a constitution of the Republic of Indonesia which shall be built into a sovereign state based on a belief in the One and Only God. [18]

انڈونیشیاء ایک ایسے دستور کے تحت ہو گا جہاں خود مختار ریاست کا تصور ایک عقیدہ اور ایک خدا پر ہی مرتب ہو گا۔

اگرچہ انڈونیشیاء کا دستور آزادی اظہار کی اجازت دیتا ہے لیکن مذہب پر تنقید اور الحاد کے فروغ پر زبردست پابندی موجود ہے۔ توہین رسالت قانون کا استعمال نہ صرف مذہبی تنقید، بلکہ الحادی عقائد کا فروغ بھی اسی قانون کے تحت جرم تصور کیا جاتا ہے۔ کتابوں اور فلموں پر سنسر شپ کا اطلاق کافی عام ہے۔ خلاف ورزی پر توہین کی سزا کا اطلاق ہوتا ہے۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۶اے کے مطابق

By a maximum imprisonment of five years shall be punished any person who deliberately in public gives expression to feelings or commits an act, (a). which principally have the character of being at enimity with, abusing or staining a religion, adhered to in Indonesia; (b). with the intention to prevent a person to adhere to any religion based on the belief of the almighty God. [19]

کسی بھی شخص کو جو جان بوجھ کر عوام میں ایسے احساسات کو اظہار رائے دیتا ہے یا اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اول وہ شخص انڈونیشیاء میں پائے جانے والے مذہب کو گالی دے یا اس کی توہین کرے۔دوم: خدا تعالی کی ذات پر اعتقاد رکھنے والے کسی بھی مذہب پر عمل کرنے والے شخص کو روکنے کے لئے ارادے کے ساتھ توہین کرے۔تو خلاف ورزی کے مرتکب فرد کو زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک کی قید کی سزادی جائے گی۔

جنوری ۲۰۱۲ء میں مغربی ساٹرا کے صوبے میں Alexander Aan نامی ایک انڈونیشی سرکاری ملازم کو عوام کے ایک ہجوم کے حملے کے بعد گرفتار کر لیا گیا تھا۔ہجوم کا یہ رد عمل الیگزینڈر آن کی فیس بک پر اسلام پر تنقید اور اس کے اس اعلان کے بعد ہوا تھا جس میں اس نے اسلام کو چھوڑنے اور دہریہ بننے کا اعلان کیا تھا۔پولیس نے آن الیگزینڈر پر فرد جرم میں تین دفعات کا نفاذ کیا ۔ایک: مذہب کی توہین جس کے مطابق ۵ سال تک کی سزا ہے۔دوم: ہتک آمیز تبصرے کی الیکٹرانک ٹرانسمیشن جس کے مطابق ٦ سال تک کی سزا ہے۔اور سوم: سرکاری فارم پر غلط رپورٹنگ کا الزام جس کی سزا بھی ٦ سال کی قید ہے۔اور حتمی الزام فیس بک پر اسکی اسلام پر تنقید سے متعلق تھا جس میں کہا گیا کہ اس نے سرکاری ملازمت کے حصول کے دوران شناخت کے اندراج میں جھوٹ بولا کہ وہ مسلمان تھا، حالانکہ وہ ایک دہریہ ہے۔[20]

جکارتہ پوسٹ کے مطابق ۱۴ جون ۲۱۰۲ء کو ایک ضلعی عدالت نے "مذہبی منافرت اور دشمنی پر اکسانے" کے الزام میں ملحد الیگزینڈر آن کو دو سال اور چھ ماہ تک کی قید سنائی اور سو ملین انڈونیشین روپیہ (دس ہزار چھ سو امریکی ڈالر) کا جرمانہ عائد کیا۔فروری ۲۰۱۴ء میں اسے رہا کر دیا گیا۔[21]

مصر:

مصر کا دستور سرکاری مذہب اسلام کو قرار دیتا ہے۔ مصر کی اکثریت سنی ہے یہاں پر بھی توہین رسالت اور مذہبی اقدار کی توہین کے متعلق قانون موجود ہے۔ کئی مرتبہ یہ قانون دوسری اقلیتوں اور مسالک کے خلاف بھی استعمال کئے جانے کا الزام ہے۔

مصر کے پینل کوڈ کے آرٹیکل ۹۸ ایف کے مطابق

> Detention for a period of not less than six months and not exceeding five years, or paying a fine of not less than five hundred pounds and not exceeding one thousand pounds shall be the penalty inflicted on whoever exploits and uses the religion in advocating and propagating by talk or in writing, or by any other method, extremist thoughts with the aim of instigating sedition and division or disdaining and contempting any of the heavenly religions or the sects belonging thereto, or prejudicing national unity or social peace. [22]

> جو شخص بھی گفتگو یا تحریری طور پر کی طرف سے، یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے، وکالت اور تبلیغ میں مذہب کا استعمال کرتے ہوئے کسی کو برانگیختہ کرتا ہے۔ یا بغاوت کے ارادے سے انتہا پسندی کو فروغ دیتا اور اکساتا ہے۔ یا آسمانی مذاہب کی تقسیم یا تحقیر کرتا ہے، یا اس سے متعلقہ فرقوں کی توہین کرتا ہے۔ اور قومی اتحاد اور سماجی امن کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ تو ایسے جرم کے مرتکب فرد کو کم سے کم چھ ماہ کی مدت اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے لئے حراست اور کم از کم پانچ سو پونڈ اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار پونڈ جرمانہ ہوگا۔

واضح رہے کے مصری قانون ابراہیمی ادیان ہی کا آسمانی ادیان قرار دیتا ہے، جس میں یہودیت، مسیحیت اور اسلام شامل ہیں۔ دستور کے مطابق قانون سازی کا ماخذ اسلام پر مبنی ہے۔ ۱۹۸۱ء کے تعلیمی ایکٹ کے مطابق پبلک اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم لازم ہے۔ جس کے مطابق تمام طلباء کا قرآن مجید کی آیات کا سیکھنا ضروری ہے۔[23]

ارتداد کے خلاف ایک مقدمہ ۱۹۹۶ء میں ایک مسلم اسکالر نصر ابو زید پر ارتداد ایکٹ کا نفاذ کیا گیا۔ جس کے مطابق عدالت کے فیصلے کی بنیاد پر اس کی شادی کو باطل قرار دیا گیا۔[24]

مصری پینل کوڈ ۹۸ ایف کے مطابق ہی ایک مرتد کو سزا سنائی گئی کہ اس نے آسمانی مذہب کی توہین کی ہے۔ مئی ۲۰۰۷ء میں ایک سابقہ مسلمان مبلغ اور دعوت و تبلیغ کے رکن Bahaa El-Din El-Akkad بھاءالدین أحمد حسین العقاد نامی شخص کو "اسلام کے خلاف توہین رسالت" کے جرم میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد دو سال کے لئے جیل بھیج دی گیا۔ یہ شخص ۲۰ سال سے زیادہ مصر میں دعوت و تبلیغ کا کام کرتا رہا ہے۔[25]

سوڈان:

سوڈان میں سنی اسلام ریاستی مذہب ہے۔ یہاں کی ۷۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ سوڈان کے کریمنل ایکٹ کے سیکشن ۱۲۵ کے تحت مذہب کی توہین یہاں تک کہ کسی کی دل آزاری اور عقائد کے خلاف تک بات کرنا قابل دست اندازی جرم ہے توہین کے مرتکب افراد کو قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ چالیس کوڑوں کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

سوڈان کے پینل کوڈ باب ۱۳ کی دفعہ ۱۲۵ بعنوان Offences Relating to Religions Insulting religious creeds کے مطابق

> Whoever, by any means, publicly abuses, or insults any of the religions, their rites, or beliefs, or sanctities or seeks to excite feelings, of contempt and disrespect against the believers thereof, shall be punished, with imprisonment, for a term, not exceeding one year, or with fine, or with whipping which may not exceed forty lashes.[26]

> جو شخص، کسی بھی طرح، عوامی طور کسی مذہب کی توہین، یا مذہبی رسومات کی توہین، یا عقائد، یا مقدسات یا ا احساسات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کرے، یا کسی کے عقیدے کی تحقیر اور مومنین کے خلاف بد تہذیبی دکھائے۔ تو ایسے جرم کے مرتکب فرد کو ایک سال تک کی قید جرمانے اور ۴۰ کوڑوں تک کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسی باب کی دفعہ ۱۲۶ بعنوان ارتداد کے مطابق

There shall be deemed to commit the offence of apostasy, every Moslim, who propagates for renunciation of the creed of Islam or publicly declares his renouncement thereof, by an express statement, or conclusive act.Whoever commits apostasy, shall be given a chance to repent, during a period to be determined by the court; where he insists upon apostasy, and not being a recent convert to Islam, he shall be punished with death. The penalty provided for apostasy shall be remitted whenever the apostate recants apostasy before execution. [27]

ایسا شخص ارتداد کا مجرم سمجھا جائے گا جو اسلام کے عقیدے سے دستبرداری کی تشہیر کرے یا اعلانیہ کسی بیان یا طرز عمل کے زریعے اس کا اظہار کرے۔جو شخص بھی ارتداد کا مرتکب ہو گا، اس کو عدالت کے دیے گئے وقت میں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔اور اگر وہ پھر بھی ارتداد پر مصر رہے اور اسلام کی اس حالیہ دعوت پر نہ پلٹے، تو اس کو موت کی سزا دی جائے گی۔ پھانسی سے قبل جب بھی وہ اپنے ارتداد سے رجوع کر لے تو مرتد کی اس سزا کو معاف کیا جائے گا۔

برطانوی اخبار گارڈین ۲ فروری ۲۰۱۵ کے مطابق سوڈانی دارالحکومت خرطوم میں عدالت نے ایک عیسائی عورت مریم ابراہیم کو سزا سنائی ،اس نے ایک عیسائی مرد سے شادی کی تھی، اس کے خلاف زنا اور ارتداد کے الزامات تھے، اس کیس کو اس کے اپنے خاندان کے ارکان کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ جرم ثابت ہونے پر عدالت کی طرف سے ایک سو کوڑے اور پھانسی کی ذریعے سے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ پھر عدالت نے دو سال کے لئے اس سزا کے نفاذ کو معطل کر دیا کیونکہ مریم ابراہیم حاملہ تھی۔ تا کہ وہ بچے کو جنم دے کر دو سال تک دودھ پلا سکے۔ تاہم ۲۰۱۵ء میں سوڈانی حکام نے شدید بین الاقوامی دباؤ کے بعد مریم ابراہیم کو آزاد کر دیا ہے اور اب یہ اپنے خاوند اور بیٹی کے ساتھ امریکہ میں نیو ہیمپشائر میں ہے۔[28]

قازقستان:

قازقستان ایک مسلم ملک ہے۔آئینی طور ایک سیکولر ریاست ہے۔ قازقستان ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کی تحلیل کے بعد آزادی کا اعلان کرنے والی سوویت ریاستوں

میں سے آخری ملک تھا۔۲۰۰۹ء میں منعقدہ مردم شماری کے مطابق آبادی کا ۷۰ فیصد مسلمان ہے، جبکہ ۲۶ فیصد عیسائی آبادی ہے۔[29]

اظہار رائے کی آزادی پر وسیع آئینی ضمانت کے باوجود قازقستان میں دینی معاملات پر اظہار رائے کی آزادی لامحدود نہیں ہے۔ضابطہ فوجداری کے آرٹیکل ۱۶۴، حصہ ۱ میں شرائط واضح اور وسیع پیمانے پر بیان کی گئی ہیں۔

> "Deliberate actions aimed at the incitement of social, national, clan, racial, or religious enmity or antagonism, or at offence to the national honour and dignity, or religious feelings of citizens, as well as propaganda of exclusiveness, superiority, or inferiority of citizens based on their attitude towards religion, or their genetic or racial belonging, if these acts are committed publicly or with the use of the mass information media, Religious discord or hatred are punished by a fine in the amount up to one thousand monthly calculation indices or with the corrective labor for a period up to two years, or with the deprivation of liberty for a period up to seven years.". [30]

" جان بوجھ کر ایسے اعمال کرنا جن میں سماجی، قومی، قبیلہ، نسلی یا مذہبی دشمنی یا عداوت پر اکسانے کا مقصد ہو، یا قومی عزت و وقار کو خطرے میں ڈالنا، یا شہریوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا۔اس کے ساتھ ساتھ کے پروپیگنڈے کے طور پر علیحدگی پسند رجحانات کا یا احساس کمتری کا فروغ جس میں ان کے مذہب کو نشانہ بنایا جائے، جینیاتی یا نسلی بنیاد پر کسی کو نشانہ بنایا، اگر یہ تمام جرائم عوامی طور پر سرزد ہوں، یا اس کے لئے ذرائع ابلاغ کا وسیع استعمال کیا جائے۔مذہبی اختلاف یا نفرت کے پھیلاؤ پر ماہانہ اعتبار سے ایک ہزار کے جرمانے اور دو سال کی قید بامشقت اور سات سال تک کی آزادی سے محرومی کی صورت میں دی جاسکتی ہے۔

۱۴ مارچ ۲۰۱۴ کو قازقستان میں ملحد قلمکار Aleksandr Kharlamov کو "مذہبی منافرت پر اکسانے" کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی کہ اس نے "اخبارات اور انٹرنیٹ اپنے مضامین میں ذاتی آراء کے نام پر عوام کے اکثریتی خیالات اور عقیدے کو مجروح کیا، اور انہیں مذہب دشمنی پر آمادہ کیا۔ Kharlamov مذہب پر اس کی آراء اور تحریروں کی وجہ سے "نفسیاتی تشخیص" کے لئے ایک نفسیاتی ہسپتال میں قید کیا گیا تھا۔ اسے پانچ ماہ تک نفسیاتی قید کے ایک ماہ سمیت حراست میں لے لیا گیا تھا، بعدازاں اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ۔[31]

ترکی:

مشہور سیکولر آئین کے باوجود ترکی میں "توہین رسالت" قوانین کے تحت خاص طور موجودہ حکومت مختلف اوقات میں قانونی کاروائی کرتی رہی ہے۔ اس وقت حکمران جماعت (Turkish Adalet ve Kalkınma Partisi) AKP ہے۔ جو جسٹس اینڈ ڈویلپمینٹ پارٹی کے نام سے معروف ہے Tayyip Erdoğan طیب اردگان اسی جماعت کے بانی اور ترکی کے موجودہ صدر ہیں، یہ جماعت ۲۰۰۲ء میں اقتدار میں آنے والی اسلام پسند جماعت ہے۔ ترکی میں توہین رسالت کے خلاف مخصوص قانونی دفعات موجود ہیں۔ جو مذہب کی توہین کو ممنوع قرار دیتی ہیں۔ پینل کوڈ کا آرٹیکل ۲۱۶ سیکشن ۳ مذہبی عقائد کی توہین پر مجرم قرار دیتا ہے۔

> Any person who openly humiliates another person just because he belongs to different social class, religion, race, sect, or comes from another origin, is punished with imprisonment from six months to one year. Any person who openly disrespects the religious belief of group is punished with imprisonment from six months to one year if such act causes potential risk for public peace.[32]

کوئی بھی شخص جو عوام کے سامنے کسی دوسرے شخص کی اس بنیاد پر توہین کرتا ہے کہ وہ مختلف سماجی طبقے، مذہب، نسل، فرقے یا علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اسے چھ ماہ سے ایک سال تک قید کی سزا دی جاتی ہے۔ جو شخص افراد کے کسی گروہ کے مذہبی

عقیدے کی توہین کرے گا جو عوامی امن کے لئے ممکنہ خطرے کا سبب بنتا ہے تو چھ ماہ سے ایک سال تک کی قید دی جائے گی۔

ترکی کے معروف اخبار حریت ڈیلی نیوز کے مطابق ۲۰۱۳ء میں ترکی میں اس سلسلے میں معروف کیس ایک پیانو بجانے والے ملحد شخص Fazıl Say کے خلاف مذہبی بیانات پر توہین کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا۔ اس کے ٹویٹر پیغامات میں اس پر اسلامی اقدار کی توہین کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ استنبول پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر نے اس پر توہین رسالت کا الزام لگایا۔اس نے اپنے دفاع میں کہا کہ اس نے گیارہویں صدی کے معروف ایرانی شاعر عمر خیام کی شاعری کو بیان کیا ہے جس میں آخرت کی زندگی کے بارے میں مزاح کیا گیا ہے۔ لیکن عدالت نے اسے ۱۵ اپریل ۲۰۱۳ء کو ۱۰ ماہ کی جیل کی سزا سنادی۔اس نے عدالت میں دوبارہ سماعت کی اپیل کی اور سزا کی منسوخی کی درخواست کی۔ ستمبر ۲۰۱۳ء میں عدالت نے سزا کو باقی رکھا، لیکن ملحد نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو سپریم کورٹ کے آٹھویں فوجداری چیمبر کی اکثریت نے فیصلہ دیا کہ ٹویٹر پر خیال اور اظہار رائے کی آزادی ہے، اور اس بنیاد پر سزا نہیں دی جا سکتی۔[33]

پاکستان میں قانون توہین رسالت

پاکستان میں توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کا قانون ہے، یہ مسلمانوں کے دین وایمان کا مسئلہ ہے اور اس پر امت مسلمہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں متفق ہے کہ توہین رسالتؐ کے سنگین جرم کی سزا موت ہے۔ اسی اجماعی عقیدہ کی بنیاد پر پاکستان میں توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کا قانون نافذ ہے جو دنیا بھر کے سیکولر حلقوں بالخصوص اقوام متحدہ، یورپی یونین اور مغربی ممالک واداروں کی طرف سے مسلسل ہدف تنقید بنا ہوا ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی سیکولر لابیوں کا کہنا ہے کہ یہ قانون آزادئ رائے کے انسانی حق کے منافی ہے جس کی اقوام متحدہ کے حقوق کے چارٹر میں ضمانت دی گئی ہے اور اس چارٹر پر پاکستان سمیت کم وبیش تمام مسلم حکومتوں کی طرف سے بارہا اتفاق کا اظہار کیا جا چکا ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کا بنیادی ماخذ تعزیرات ہند ہے۔ یہ فوجداری قوانین کا ایک جامع مجموعہ ہے جس کا مقصد قانون فوجداری کے تمام اہم مسائل کا احاطہ کرنا ہے۔ اس قانون کا مسودہ ۱۸۶۰ء

میں تیار کیا گیا تھا جس کے پیچھے برطانوی بھارت کے پہلے قانونی کمیشن کی سفارشات کارفرما تھیں۔ یہ کمیشن ۱۸۳۴ء میں چارٹر ایکٹ ۱۸۳۳ء کے تحت تھامس بابنگٹن میکالے کی صدارت میں قائم ہوا تھا۔[34]

اسلامی قانون کی رو سے توہینِ رسالت کا مرتکب سزائے موت کا مستحق ہے اور اس مسئلہ پر تمام صحابہ کرامؓ و تابعینؒ اور فقہائے اُمت متفق ہیں۔ انگریز کے دورِ اقتدار میں ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے قانون نہیں تھا، جس سے ان افراد کو شہ ملتی تھی جو پیغمبر ﷺ کے بارے میں گستاخی اور آپ کی عزت و حرمت کے حوالے سے بے حرمتی کرتے تھے، چنانچہ متحدہ ہندوستان میں جب راجپال جیسے ازلی بدبختوں نے آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس پر ناپاک حملے کئے اور وہ غازی علم الدین شہید جیسے فدائیانِ رسالت کے ہاتھوں کیفرِ کردار کو پہنچے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے انگریز کو ہر ایک کے مذہبی راہنماؤں کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے قانون وضع کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ قانون توہین رسالت کوئی نیا نہیں، بلکہ یہ قانون انگریزی دور سے رائج اور نافذ چلا آرہا ہے یہ دوسری بات ہے کہ پہلے یہ قانون اتنا سخت نہیں تھا، اور اب اس کو کسی قدر مدون و مرتب کر کے موثر انداز میں نافذ کیا گیا ہے، انگریزوں کو مذہبی راہنماؤں کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے باقاعدہ قانون وضع کرنا پڑا۔ انڈین پینل کوڈ ۱۸۶۰ء میں "مذہب سے متعلقہ جرائم" کو دفعہ ۲۹۵ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا۔

> Whoever destroys, damages, or defiles any or an place place of worship, or any object held sacred by any class of persons, with the intention of thereby insulting the religion of any class of persons, or with the knowledge that any class of persons is likely to consider such destruction, damage, or defilement as an insult to their religion shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both.[35]

> جو کوئی بھی کسی بھی عبادت گاہ یا کسی ایسی چیز کی جو افراد کے کسی گروہ کے لئے تقدس کا درجہ رکھتی ہے، کو تباہ کرتا، نقصان پہنچاتا، یا بے حرمتی کرتا ہے، اس ارادے کے ساتھ کہ وہ کسی مخصوص افراد کے مذہب کی توہین کرے۔ یا پھر وہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا نقصان، توہین یا ان کے مذہب کی بے حرمتی کرے۔ تو ایسے فرد کو دو سال تک قید یا جرمانے کی سزا، یا بیک وقت دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۱۹۲۷ء کی تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵-الف کا اضافہ کیا گیا یہی قانون مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۹۶۲ء میں الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں مذکور ہے:

> Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the 'religious feelings of any class of the citizens of Pakistan, by words, either spoken or written, or by visible representations insults the religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years, or with fine, or with both.[36]

جو کوئی شخص ارادتاً اور عداوتی نیت سے کہ پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت کے مذہبی احساسات کو بھڑکائے بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری اشکال یا کسی بھی اظہار میں اس جماعت کے معتقدات مذہبی کی توہین کرے یا توہین کرنے کا اقدام کرے۔اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اسی قانون کی ۲۹۵ سیکشن بی میں قرآن مجید کی توہین کی سزا مذکور ہے۔

> 295- B. Defiling, etc., of Holy Qur'an: Whoever wilfully defiles, damages or desecrates a copy of the Holy Qur'an or of an extract therefrom or uses it in any derogatory manner or for any unlawful purpose shall be punishable with imprisonment for life.[37]

> جو کوئی بھی قرآن مجید کی جان بوجھ کر بے حرمتی کرے۔یا نقصان پہنچائے یا اہانت کرے قرآن مجید کے کسی کے نسخے کی، یا قرآن مجید کے کسی اقتباس کو لے کر کسی غیر قانونی مقصد کے لئے اس کی بے حرمتی کرے۔تو ایسے شخص کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

چونکہ دفعہ ۲۹۵-الف میں بیان کردہ توہین رسالت کے جرم کی سزا بالکل ناکافی تھی، اس لئے جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی بعنوان "نبی کریم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال "کا اضافہ کیا گیا اور اس کے ذریعے اس جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجویز کی گئی۔اس دفعہ کا متن حسب ذیل ہے:

> 295- C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet: Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or

insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine.[38]

"جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کئے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعے یا بلاواسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے، اس کو موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا"۔

پاکستان میں امتناعِ توہینِ رسالت کا قانون ایک بار پھر لادین مغربی طبقہ کے پیدا کردہ شبہات اور اعتراضات کی زد میں ہے۔ اسی سلسلے میں

A. Tyler پاکستانی پینل کوڈ ۲۹۵ سی کو بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

In Pakistan…Various Human rights organizations lament that falsified charges of Blasephemy against Ahmadis, Christians, Hindus & even other Muslims are not uncommon.[39]

پاکستان میں۔۔۔انسانی حقوق کی بہت سی تنظیمیں نوحہ کناں ہیں کہ توہین رسالت کے الزامات قادیانوں عیسائیوں اور ہندوؤں اور حتیٰ کہ مسلمانوں پر بھی عام معمول ہیں۔

سیکولر عناصر کے لگاتار دباؤ اور عالمی قوتوں کے پرزور اِصرار کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں اسکو کتابِ قانون سے حذف یا کم از کم غیر مؤثر کر دیا جائے۔ جبکہ ایک اسلامی ریاست ہونے کے ناطے حکومت کا یہ بنیادی فرض بنتا ہے کہ یہاں براہِ راست کتاب وسنت کو نافذ کر کے پاکستان کے مقصدِ وجود کے مطابق ضروری اقدامات کئے جائیں۔

ڈاکٹر حسن مدنی اس سلسلے میں رقمطراز ہیں۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر اہانتِ رسول کا کوئی قانون اسلام میں موجود ہو بھی، تب بھی اس کو ریاستی سطح پر 'جرم' کی بجائے مغرب کی طرح یہاں بھی محض مذہبی بنیاد پر 'ایک گناہ' کی حیثیت تک محدود کر دیا جائے اور ان قوانین کی تنفید سے ریاست کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ جبکہ دوسری طرف یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کا وجود ہی کلمہ طیبہ کا مرہونِ منت ہے۔ قرار دادِ مقاصد کی منظوری اور اس کے بعد ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین میں پاکستان میں کئی ایک اسلامی

قوانین متعارف کرائے گئے ہیں۔ اگر بانی پاکستان کی کسی تقریر میں پاکستانی معاشرہ کے بارے میں کوئی احتمالی الفاظ ملتے بھی ہیں جن کا مخصوص پس منظر ہے، تو بعد ازاں اُن کے دیگر متعدد بیانات اور واضح قومی پیغامات سے اس کی صریح نفی ہو جاتی ہے۔ قراردادِ مقاصد کے ذریعے قیامِ پاکستان کی جدوجہد کے حقیقی رخ اور اہداف و مقاصد کا دستوری تعین کیا جا چکا ہے جس کو بعد میں آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں واضح تر الفاظ میں کئی ایک قانونی دفعات کی بھی شکل دے دی گئی۔[40]

مغربی حکومتیں اور ادارے اس قانون کو صرف تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہے بلکہ اسے منسوخ کرانے کے لیے ایک عرصہ سے سرگرم عمل ہیں۔ اور پاکستان پر یہ دباؤ مسلسل بڑھایا جا رہا ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کر دے یا ترامیم کے ذریعہ غیر مؤثر بنا دے۔ ملک کے اندر بعض سیکولر حلقوں اور دانش وروں کا موقف بھی یہی ہے اور وہ اسے ختم کرانے کی مہم میں بین الاقوامی سیکولر حلقوں کے ساتھ شریک و معاون ہیں۔

حرمت انبیاء کانفرنس منعقدہ مدینہ منورہ ۲۰۱۳ء کا اعلامیہ

اس سلسلے میں مدینہ منورہ میں نومبر ۲۰۱۳ء میں منعقد ہونے والی تین روزہ ''حرمتِ انبیاء کانفرنس'' کا اعلامیہ بہت اہمیت کا حامل ہے، مدینہ منورہ میں منعقدہ تین روزہ ''حرمت انبیاء کانفرنس'' کے اختتام پر بزرگ ہستیوں کی توہین کو قابل مؤاخذہ جرم قرار دیتے ہوئے اس کی روک تھام کے لئے عالمی سطح پر قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عالمی کانفرنس کے اختتام پر جاری اعلامیہ کے حوالے سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ

"انبیاء علیہم السلام کی توہین نا قابل معافی جرم قرار دلوانے کے لئے عالمی سطح پر ایک مشترکہ معاہدہ کیا جائے تاکہ آئندہ ایسی مجرمانہ حرکتوں کا سدّباب کیا جا سکے۔ اعلامیے میں نبی آخر الزماں کی عزت و ناموس کو یقینی بنانے کے لئے خاص طور پر زور دیتے ہوئے کہا گیا کہ ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے لئے نہ صرف مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مذاہب ایک معاہدہ کریں جس میں آخری پیغمبر کی توہین کو نا قابل معافی جرم قرار دیا جائے''۔ کانفرنس میں سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی نگرانی میں ناموسِ رسول ﷺ کو یقینی بنانے کے لئے ایک مرکز کے قیام کی بھی تجویز دی گئی

جس کی سربراہی ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز کو سونپے جانے کی سفارش کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ حرمتِ رسول مرکز میں ایسا لٹریچر تیار کیا جائے جو اسلام سے بیزار طبقات بالخصوص شاتمین کی گستاخیوں کا مدلل جواب بن سکے عالمی اسلامی کانفرنس میں انبیاء کی توہین کرنے پر مسلمانوں کے تخریبی ردّعمل کی بھی مذمت کی گئی۔ بیان میں کہا گیا کہ گستاخانِ رسولؐ کے خلاف مجرمانہ اقدامات پر مسلمانوں کو احتجاج کا حق حاصل ہے مگر احتجاج کی آڑ میں قومی املاک کو نقصان پہنچانا اور توڑ پھوڑ کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں سے اسلام کی ساکھ کو الٹا نقصان پہنچتا ہے۔ کانفرنس میں مسلمان ملکوں کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں اور اخلاقِ محمد ﷺ کو عام کرنے کی کوشش کریں۔" 41

تحفظ ناموس رسالتؐ اور مسلم ممالک کے سفراء کا عزم

گورنمنٹ آف پاکستان کی منسٹری آف انفارمیشن کی سرکاری پریس ریلیز کے مطابق ۲۴ مارچ ۲۰۱۷ کو وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان کی زیر صدارت منعقد ہونے والے مسلم ممالک کے سفیروں کا اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اعلیٰ سطح کے اجلاس میں سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کے حوالہ سے ایک نکاتی ایجنڈے اور مقدس ہستیوں کے خلاف پراپیگنڈے کا مؤثر جواب دینے پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں آذربائیجان، بوسنیا، قازقستان، لبنان، مالدیپ، قطر، صومالیہ، تاجکستان اور ترکی کے سفیروں نے شرکت کی۔ سفیروں نے معاملہ کو اجاگر کرنے پر پاکستان کے وزیر داخلہ کو خراج تحسین پیش کیا اس اجلاس کا یہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔

Distortion of religious beliefs and sacrilege of holy personalities of any religion is intolerable. no law permits showing disrespect or distortion of any religion.There was unanimity among the participants that the entire Muslim Ummah is united to protect the sanctity and dignity of the religion and Holy Prophet (P.B.UH)…. After response is received from the government of the Islamic countries, the matter then would be taken up at the level of United Nations besides looking into legal options available to follow-up the matter legally in the courts of the respective countries from where such content was being generated.[42]

مذہب اور مقدس ہستیوں کی بے حرمتی ناقابل برداشت ہے اور دنیا کا کوئی قانون کسی بھی مذہب کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ تمام شرکاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دین اسلام اور آپ ﷺ کی ذات کے تقدس اور وقار اور ناموس رسالت کے تحفظ پر پر تمام امت مسلمہ متحد ہے۔ دنیا کو ''اسلام فوبیا'' سے نکالنے کے لیے مسلم امہ مل کر کام کرے، دنیا تسلیم کرے کہ مذہب کی بے حرمتی بھی دہشت گردی ہے، مغربی دنیا اسلام اور مسلمانوں کے حوالہ سے دہرا معیار نہ اپنائے۔ وزارت خارجہ گستاخانہ مواد کو روکنے کے لیے اسٹریٹیجی بنائے گی جو تمام مسلم سفیروں کے حوالہ کی جائے گی۔ مسلم ممالک کے سفیر اپنی حکومتوں سے رابطہ کر کے رائے حاصل کریں گے۔ اور مسلم ممالک کی آراء پر مشتمل حکمت عملی طے کی جائے گی۔ اجلاس میں عرب لیگ اور او آئی سی کے سیکرٹری جنرلز کو بھی ریفرنس بھجوایا جائے گا۔ ریفرنسز میں گستاخانہ مواد سے متعلق معاملہ اٹھایا جائے گا، اور مسلم ممالک سے آراء ملنے کے بعد معاملہ اقوام متحدہ میں بھی اٹھایا جائے گا۔

حاصل کلام

اس فصل میں مختلف اسلامی ممالک میں پائے جانے والے قوانین کے مطالعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عصمت وعظمت انبیاء کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا ایک اجماعی مسئلہ ہے۔ جہاں پر پائے جانے والے قوانین کا موازنہ اور تقابل ثابت کرتا ہے، کہ اسلامی ممالک میں انبیاء کی توہین پر بنائے جانے والے قوانین کسی فرد واحد کا بنایا ہوا آمرانہ قانون نہیں ہے جیسا کہ پاکستان میں موجود قوانین پر یہی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ بلکہ توہین رسالت کے حوالے سے پاکستان میں موجودہ قانون کا مآخذ برطانوی دور میں بنائے جانے والے انڈین پینل کوڈ ۱۸۶۰ء میں "مذہب سے متعلقہ جرائم" کی دفعہ ۲۹۵ ہی کی ارتقائی شکل ہے۔ جبکہ دیگر اسلامی ممالک میں موجود قوانین اور سزائیں ثابت کرتی ہیں کہ عصمت انبیاء پر تمام عالم اسلام کا اجتماعی مؤقف ایک ہی ہے۔

واضح رہے کہ جب جمہوری اصولوں کے مطابق ایک مسلمان ملک کے مسلمان باشندوں کو اپنے مذہبی جذبات کے تحفظ کے لیے قانون بنانے کا حق حاصل ہے اور مذہبی حقوق کی خلاف ورزی کو جرم قرار دے کر اس کے سد باب کے لیے ان کا، سزائے موت مقرر کرنا ہر لحاظ سے جمہوری اصولوں کے مطابق ہے اور اس سزا کی شرعی بنیادیں بھی موجود ہیں اور حالات میں کوئی ایسی تبدیلی بھی نہیں آئی جو خود

کسی ترمیم کا تقاضا کرتی ہو اور نہ ان ممالک کے مذہبی وابستگی رکھنے والوں کی طرف سے کسی ترمیم کا مطالبہ ہوا ہے تو پھر بحث ومباحثہ کی کیا ضرورت ہے، جبکہ عالم اسلام کے جمہور مسلمانوں کو اس کی ضرورت بھی نہیں ہے، کیونکہ وہ تو حسب حال قانون بنا چکے ہیں اور اس پر وہ مطمئن بھی ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

[1] Saudi Arabia's Constitution of 1992 with Amendments through 2005, P 3
(Retrieved on April 8, 2017)
https://www.constituteproject.org/constitution/Saudi_Arabia_2005.pdf

[2] Ibid., p. 4

[3] Ibid P 6

[4] Ibid P 8

[5] Amnesty International Report Saudia Arab 2009. (Retrieved on April 8, 2017)
https://web.archive.org/web/20090724104756/http://thereport.amnesty.org/en/regions/middle-east-north-africa/saudi-arabia

[6] Amnesty International Report Saudia Arab 2016/2017 (Retrieved on April 8, 2017)
https://www.amnesty.org/en/countries/middle-east-and-north-africa/saudi-arabia/report-saudi-arabia/

[7] Islamic Penal Code of the Islamic Republic of Iran – Book Five, Incorporating all amendments up to January 2012 , Iran Human Rights Documentation Center,New haven, USA. P 4

[8] Ibid

[9] NEIL MacFARQUHAR, Iran Cracks Down on Dissent,The New York Times, June 24 2017. (Retrieved on April 9,2017)
http://www.nytimes.com/2007/06/24/world/middleeast/24iran.html?_r=1

[10] Abbas Djavadi, In Today's Iran, Anything Else Is "Blasphemy" 28/02/2009
(Retrieved on April 9,2017)
https://web.archive.org/web/20090313000216/http://www.djavadi.net/2009/02/28/in-todays-iran-anything-else-is-blasphemy/

[11] Iran singer gets jail for "ridiculing Quran" Alarabiya News, Tuesday, 14 July 2009. (Retrieved on April 9,2017) https://www.alarabiya.net/articles/2009/07/14/78694.html

[12] Bangladesh, The Penal Code, 1860,Chapter 15, Section 295. Legislative and Parliamentary Affairs Division Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs 2010.(Retrieved on April 9, 2017) http://bdlaws.minlaw.gov.bd/sections_detail.php?id=11&sections_id=3115

[13] Bangladesh, The Penal Code, 1860,Chapter 15, Sections 295A was inserted by section 2 of the Criminal Law (Amendment) Act, 1927 (Act No. XXV of 1927) (Retrieved on April 9, 2017) http://bdlaws.minlaw.gov.bd/sections_detail.php?id=11&sections_id=3116

[14] BBC News, April 8, 2013. (Retrieved on April 9, 2017) http://www.bbc.com/urdu/world/2013/04/130407_haseena_wajid_interview_tim

[15] Roznama DunyaPakistan. (Retrieved on April 9, 2017) http://www.dunyapakistan.com/2238/#.WOmtX2-GPIU

[16] Aljazeera News 8 August 2015, Fourth secular Bangladesh blogger hacked to death (1) August 6 - Niloy Chatterjee, blogger, hacked to death at his home in Dhaka. (2) May 12 - Ananta Bijoy Das, blogger for Mukto-Mona website, killed while on his way to work in the city of Sylhet.(3) March 30 - Washiqur Rahman Babu, blogger, hacked to death by three men in Dhaka.(4) February 26 - Avijit Roy, a prominent Bangladeshi-American blogger, killed while walking with his wife outside Dhaka University. Retrieved on April 9, 2017 http://www.aljazeera.com/news/2015/08/fourth-secular-bangladesh-blogger-hacked-death-150807102408712.html

[17] BBC News , Bangladesh: Hindu tailor hacked to death in Tangail, April 30, 2016. (Retrieved on April 9, 2017) http://www.bbc.com/news/world-asia-36177810

[18] The 1945 Constitution of the Republic of Indonesia Department of Information Republic of Indonesia 1989, P 1 (Retrieved on April 9, 2017)

http://www.wipo.int/edocs/lexdocs/laws/en/id/id048en.pdf

[19] Penal Code of Indonessia Directorate General of law & Lagistation, Indonessia.Amended by May 1999, Ministery of Justice.Jakarta, P 42

[20] JOE COCHRANE, Embrace of Atheism Put an Indonesian in Prison, The New York Times, May 3,2014 (Retrieved on April 9, 2017)
https://www.nytimes.com/2014/05/04/world/asia/indonesian-who-embraced-atheism-landed-in-prison.html?_r=0

[21] The Jakarta Post, January 31, 2014 Atheist Alexander Aan gets of prison
Retrieved on April 9, 2017
http://www.thejakartapost.com/news/2014/01/31/atheist-alexander-aan-gets-prison.html

[22] Egypt: Penal Code [Egypt], No. 58 of 1937, August 1937. (Rretrieved on Retrieved on April 9, 2017)
http://www.refworld.org/docid/3f827fc44.html

[23] Kevin Boyle,Freedom of Religion & Belief, Routledge, 1997, P 30

[24] Maurits S. Berger, Apostasy and Public Policy in Contemporary Egypt: An Evaluation of Recent Cases from Egypt's Highest Courts, HUMAN RIGHTS QUARTERLY, Vol. 25, Number 4, November 2003, The Johns Hopkins University Press, P 720

[25] Laws Criminalizing Apostasy, Library of Congress, Egypt. (Rretrieved on Retrieved on April 9, 2017)
http://www.loc.gov/law/help/apostasy/index.php#_ftnref19

[26] Sudan: The Criminal Act 1991, Arab Law Quarterly, Vol. 9, No. 1 (1994), Published by: Brill, P. 32,80

[27] Ibid

[28] The Guardian February 2, 2015, Meriam Ibrahim on her escape from death row.
(Rertieved on April 9, 2017)
https://www.theguardian.com/world/2015/feb/02/meriam-ibrahim-pregnant-death-row-sudan-your-questions

[29] The Agency of Statistics of the Republic of Kazakhstan,The Results of The national Population 2009. (Retrieved on April 9,

2017)
https://web.archive.org/web/20110722142449/http://www.eng.stat.kz/news/Pages/n1_12_11_10.aspx

[30] Criminal Code of the Republic of Kazakhstan, Code of the Republic of Kazakhstan dated July 16, 1997 No. 167. (Retrieved on April 9, 2017)
http://adilet.zan.kz/eng/docs/K970000167_

[31] Mushfig Bayram, Kazakhstan: Atheist and Pastor still detained with little evidence to convict either. (Retrieved on April 9,2017)
https://www.ecoi.net/local_link/254112/378627_de.html

[32] Criminal Code of Turkey, Passed On 26.09.2004, (Official Gazette No. 25611 dated 12.10.2004), P 52
http://euthanasia.procon.org/sourcefiles/turkey-criminal-code.pdf

[33] HurriyetDailyNews, ISTANBUL, Turkish pianist Fazıl Say acquitted of blasphemy charges after four-year legal battle. Retrieved on April 9, 2017
http://www.hurriyetdailynews.com/turkish-pianist-fazil-say-acquitted-of-blasphemy-charges-after-four-year-legal-battle.aspx?pageID=238&nID=103664&NewsCatID=339

[34] Gaurac Mehta, Universal's Judicial Service Examination, Universal Law Publishing.New Delhi, India, P. 2.

[35] John D Mayne, Commentaries on the Indian Penal Code (Act XLV of 1860), Criminal law,Higginbotham & Co, 1874 , Madras, P 229

[36] Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860),Amended by: Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act, 2006,Criminal Laws (Amendment) Act, 2004 (I of 2005),Criminal Law (Amendment) Ordinance (LXXXV of 2002),Criminal Laws (Reforms) Ordinance (LXXXVI of 2002). P 79
http://www.fmu.gov.pk/docs/laws/Pakistan%20Penal%20Code.pdf

[37] Ibid

[38] Ibid

[39] A. Tyler, Islam, the West, and Tolerance: Conceiving Coexistence, Springer, New York City, 2008, P 131

[40] حسن مدنی، قانونِ توہین رسالت: منظوری اورخاتمے کے مابین، ماہنامہ محدث، جنوری ۲۰۱۱، ج ۴۳ شمارہ ۱، ص ۴

[41] ايمن بادحمان، البيان الختامي للمؤتمر العالمي عن الرسول صلى الله عليه وسلم وحقوقه على البشرية،الجامعه الاسلاميه بالمدينه المنوره ،۲۴ محرم ۱۴۳۵ه - ۲۸ نوفمبر۲۰۱۳ء ،تم الاسترجاع في أبريل ۴، ۲۰۱۷ http://www.iu.edu.sa/Site/74

[42] PR No.250 Muslim Ummah is One in Defending the Dignity of its Faith. Islamabad: March 24, 2017, Press Information Department, Ministery of Information, Broadcasting & National Haritage, Government of Pakstan. Retrieved on April 12, 2017 http://www.pid.gov.pk/?p=37051